حقوق العباد سیرتِ نبی ﷺ کی روشنی میں

12-December-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا، پی یا سو سکتا ہے)۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(معجمِ کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اپنے روشن فرامین بلکہ اپنے عمل کے ذریعے رہتی دنیا کے لوگوں کو بتایا کہ بندوں کے حقوق کی اَہَمِّیَّت کتنی ہے اور اُن کے حُقُوق پورا کرنے کی اسلام میں کس قدر تاکید بیان کی گئی ہے تاکہ اُمّتی بھی ادائے مُصْطَفٰے کو ادا کرنے کی نِیَّت سے ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھیں، ان کو ادا کریں یا پھر معاف کروانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آیئے! اس بارے میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ

---

1 ۔۔۔معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

سیرت کا ایک رِقّت بھرا واقعہ سُنتے ہیں، چُنانچِہ

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عاجِزی

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وفات ظاہِری سے پہلے اجتماعِ عام میں اعلان فرمایا: اگر میرے ذمّے کسی کا قرض آتا ہو، اگر میں نے کسی کی جان ومال اور عزت کو صدمہ پہنچایا ہو، تو میری جان میرا مال اور میری آبرو حاضِر ہے، وہ اِس دنیا میں ہی مجھ سے بدلہ لے لے۔ تم میں سے کوئی یہ اندیشہ نہ کرے کہ اگر کسی نے مجھ سے بدلہ لیا تو میں ناراض ہو جاؤں گا، یہ میری شان نہیں۔ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ اگر کسی کا حق میرے ذِمّے ہے تو وہ مجھ سے وُصول کرلے یا مجھے مُعاف کردے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس شخص پر کوئی حق ہو اُسے چاہیے کہ وہ ادا کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ رُسوائی ہوگی، بے عزتی ہوگی، اس لیے کہ دنیا کی ذِلّت آخِرت کی ذِلّت سے بہت آسان ہے۔ (تاریخ دِمشق، ۴۸/۳۲۳ مُلَخَّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کے ذَرِیعے مالدار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! آپ نے سنا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بندوں کے حُقوق کی کتنی اَہَمِّیَّت بیان فرمائی ہے! یہ اُس عظیم ہستی کا حال ہے جس نے اپنی 63 سالہ مبارک زندگی میں کبھی بھی کسی مخلوق کا ذرّہ برابر بھی حق ضائع نہیں کیا، جس ہستی نے اپنے تو اپنے، غیروں کے حُقوق ادا کرنے میں بھی مثالی کردار پیش کیا، جس ہستی نے زبردستی اپنا

حق طلب کرنے والوں کے بھی حُقوق ادا فرمائے بلکہ اُن کی چاہت سے بڑھ کر اُنہیں نوازا، جن کی ذات سے یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے کبھی کسی کا حق دبایا ہو یا حق دینے میں ٹال مٹول سے کام لیا ہو، جس ہستی نے وَقْت سے پہلے ہی اپنے حق کی ادائیگی کا مطالبہ کرنے والوں سے ناراض ہونے کے بجائے ہمیشہ صَبْر وتَحَمُّل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے حُقوق ادا فرمائے، جن کے مبارَک معمولات کو دیکھ اور اِرشادات کو سُن کر صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے بندوں کے حُقوق کی اَہَمِّیَّت کو سمجھا اور بندوں کے حُقوق کی ادائیگی کرتے رہے، اُس مقدّس ہستی کی سادگی، عاجزی، فکرِ آخرت اور خوفِ خدا پر ہماری جانیں قربان کہ بھرے اجتماع میں لوگوں سے نہ صِرف اپنے حُقوق لینے یا معاف کرنے کی پیشکش فرمارہے ہیں بلکہ لوگوں کو حسابِ آخرت یاد دلاتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کے حُقوق کی ادائیگی کی بھی ترغیب ارشاد فرمارہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم نے کبھی جان بوجھ کر یا انجانے میں کسی مسلمان کا حق ضائع کیا ہو یا کسی کو ہماری ذات سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو ہمیں فوراً معافی تلافی کرلینی چاہیے۔

بندوں کے حُقوق لازم ہونے کا سبب

یاد رکھئے! حُقُوق دو طرح کے ہوتے ہیں: (1) اللہ کریم کے حُقُوق (2) بندوں کے حُقُوق۔ اللہ کریم کے حُقُوق تو ہم پر اس وجہ سے لازِم ہیں کہ ہم اللہ کریم کے بندے ہیں، اس نے ہمیں پیدا فرمایا ہے، وہی ہمارا پالنے والا ہے، اِسی وجہ سے اس کے اَحکامات کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ہم پر لازِم ہے۔ لیکن بندوں کے حُقوق کی ادائیگی ہم پر کیوں ضروری ہے؟ اس بات کا جواب دیتے ہوئے امام محمد غزالی

رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ اِرشاد فرماتے ہیں: انسان یا تو اکیلا رہتا ہے یا کسی کے ساتھ اور چونکہ انسان کا اپنے ہم جنس لوگوں کے ساتھ مَیل جول رکھے بغیر زِندگی گُزارنا مُشکل ہے، لہٰذا اس پر مِل جُل کر رہنے کے آداب سیکھنا ضروری ہیں۔ چُنانچہ ہر میل جول رکھنے والے (شخص) کے لیے مل جُل کر رہنے کے کچھ آداب (حُقُوق) ہیں۔ (احیاء العلوم، ۲/۶۹۹) معلوم ہوا! بندوں کے حُقوق کے لازِم ہونے کا بُنیادی سبب تمام اِنسانوں کا مل جُل کر ایک ساتھ رہنا ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! آج تو حالات بہت نازک ہوتے جارہے ہیں، آج کئی لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ دیگر لوگوں کے حُقوق ضائع کردیتے ہیں، اُن کے مال وغیرہ ہڑپ کر جاتے ہیں، ان کی عزتوں کو پامال کرتے ہیں، ان کو دھوکہ دیتے ہیں، ان کی سادگی کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں، اُن کو طرح طرح سے تکالیف پہنچاتے ہیں۔ اولاد والدین کی نافرمانیاں کررہی ہے تو والدین اولاد کے حُقوق سے غافل ہیں، سیٹھ نوکروں کی تنخواہوں میں ڈنڈیاں ماررہا ہے تو نوکر اپنے مالک کے کام میں دھوکے سے کام لے رہے ہیں، اُستاد شاگردوں کو پڑھانے میں سستی کررہا ہے تو طلبہ اپنے اساتذہ کے احترام سے دُور ہیں، الغرض ہر جگہ کسی نہ کسی کے حقوق پامال کیے جارہے ہیں۔

یاد رکھئے! دُنیا میں کسی پر ذرّہ برابر ظُلم کرنے والا بھی جب تک مظلوم کو راضی نہیں کرلے گا قیامت کے دن اُسے چھٹکارا نہیں ملے گا۔ ہاں! اللہ کریم اگر چاہے گا تو اپنے فضل وکرم سے قیامت کے روز ظالم و مظلوم میں صُلح کروادے گا۔ ورنہ اُس مظلوم کو ظالِم کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ اگر اس سے بھی مظلوم یا مظلوموں کے حُقُوق ادا نہ ہوئے تو مظلوموں کے گُناہ ظالِم کے سَر پر ڈال دیے

جائیں گے اور اِس طرح وہ ظالِم اگرچِہ بڑی بڑی نیکیاں لے کر قِیامت میں آیا ہو گا۔ مگر بندوں کے حُقُوق ضائع کرنے کے سَبَب بِالکل ہی کنگال ہو جائے گا اور اِسی وجہ سے اسے دوزخ میں بھیج دیا جائے گا، چنانچہ

قیامت میں مُفلِس کون؟

رسولِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ مُفلِس کون ہے؟ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے مُفلِس تو وہ ہے جس کے پاس دِرہم و دُنیاوی سازوسامان نہ ہو۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: میری اُمّت کا مُفلِس ترین شخص وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ، زکوٰۃ تو لے کر آئے گا مگر ساتھ ہی کسی کو گالی بھی دی ہو گی، کسی کو تُہمت لگائی ہو گی، اُس کا مال ناحَق کھایا ہو گا، اُس کا خون بہایا ہو گا، اس کو مارا ہو گا، پس ان سب گُناہوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں خَتم ہو جائیں اور مزید حَق دار باقی ہوں گے تو اُن (مظلوموں) کے گُناہ لے کر بدلے میں اِس (ظالم) پر ڈالے جائیں گے پھر اس (ظالم) شخص کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۲۵۸۱)

ظالم سے مُراد کون ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! یہاں ظالِم سے مُراد صرف قاتِل، ڈاکو یا مار دھاڑ کرنے والا ہی نہیں، بلکہ جس نے ظاہِری طور پر کسی کا تھوڑا سا بھی حق مارا، مَثَلاً ایک آدھ روپیہ ہی دبا لیا ہو، بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ ڈپٹ کی ہو یا غصّے میں گھور کر دیکھا ہو، مذاق اُڑایا ہو وغیرہ تو پھر بھی

یہ ظالِم ہے اور وہ مظلوم۔ اب یہ الگ بات ہے کہ اِس "مظلوم" نے بھی "اُس ظالم" کا بعض حق مارا ہو۔ اِس صورتِ حال میں تو دونوں ایک دوسرے کے حق میں مخصوص مُعاملات میں "ظالم" بھی ہیں اور "مظلوم" بھی۔ اسی طرح کئی لوگ ہونگے جو بعضوں کے حق میں **"ظالم"** اور بعضوں کے حق میں **"مظلوم"** ہوں گے۔

حضرت عبدُاللہ بن اُنیس رَحمَۃُ اللہ عَلَیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک قِیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخِل نہ ہو، جب تک وہ بندوں کے حُقُوق کا بدلہ نہ ادا کرے یعنی جِس کسی کا حَق جس کسی نے دَبایا ہو اُس کا فیصلہ ہونے تک دوزخ یا جنّت میں داخِل نہ ہو گا۔

(اخلاق الصالحین، ص ۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بندوں کے حُقوق میں سب سے بڑا حق ماں باپ کا ہے۔ پھر دیگر خونی رشتے دار دَرجہ بدَرَجہ سب سے زیادہ احترام و اچھے سُلوک کے حق دار ہوتے ہیں، مگر افسوس! اس کی طرف اب دھیان کم دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ عوام کے سامنے اگرچِہ انتہائی خوش اخلاق جانے جاتے ہیں مگر اپنے گھر میں بالخصوص والدین کے حق میں نہایت ہی سخت مزاج و بداَخلاق ہوتے ہیں۔ ایسوں کی توجہ کیلئے حضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنہُ کی رِوایت پیشِ خدمت ہے، چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین (3) شخص جنت میں نہیں جائیں گے: (1)... ماں باپ کو ستانے والا، (2)... دَیُّوث اور (3)... مردانی وَضع بنانے والی عورت۔

(معجم الاوسط، ۲/۴۳، حدیث: ۲۴۴۳)

یاد رکھئے!☆ماں باپ قُدرت کا اَنمول تحفہ ہیں،☆ماں باپ کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے،☆ماں باپ کی فرمانبرداری اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کا ذریعہ ہے،☆ماں باپ اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتے ہیں،☆ماں باپ کے خونِ جگر سے اَولاد کا وجود بنتا ہے،☆ماں باپ بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتے اور آنسو بہاتے ہیں،☆ماں باپ بیمار اَولاد کی خاطر ساری ساری رات جاگ کر گزار دیتے ہیں،☆ماں باپ اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی پوری زندگی کو اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتے ہیں،☆ماں باپ اَولاد کی پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں،ماں باپ وہ عظیم ہستی ہیں جن کے حُقوق ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائے ہیں، چنانچہ

جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے

حضرتِ جاہِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں راہِ خدا میں لڑنا چاہتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں مَشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: کیا تمہاری ماں ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ اِرشاد فرمایا: **فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا** اس کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیونکہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ (نسائی، کتاب الجهاد، الرخصة فی التخلف لمن له والدة، ص ۵۰۴، حدیث: ۳۱۰۱)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور اُن سے اچھا سُلوک نہ کیا وہ اللہ کریم کی رحمت سے دُور اور غضبِ خدا کا حق دار ہوا۔ (معجم کبیر، ۱۲/ ۶۶، حدیث:

(۱۲۵۵۱)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین چاہے وہ سگے، سوتیلے یا رضاعی والدین ہوں ان کا دل و جان سے ادب کریں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، ان سے اچھے لہجے میں بات کریں، ان کے جذبات کا خیال رکھیں، ان کو تکلیف دینے سے بچیں، ان کی اُمیدوں پر پورا اُترنے کی کوشش کریں، ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرتے رہیں، ان کی بات توجّہ سے سُنیں، ان کا ہر جائز حکم مانیں۔ الغرض جب تک کوئی مانعِ شرعی نہ ہو ماں باپ کے حُقوق ادا کریں، یوں اللہ پاک کی رضا پانے والے حق داروں میں شامل ہو جائیں۔

یاد رہے! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حقیقی والدِ محترم حضرت عبدُ اللہ بن عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ پاک کی پیدائش سے پہلے ہی وصال فرما گئے تھے، جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عُمرِ مبارَک صرف چھ (6) سال تھی کہ آپ کی حقیقی والدۂ ماجدہ حضرت آمِنہ بنتِ وَہب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں تھی۔ لہٰذا حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی پرورش آپ کے سوتیلے اور رضاعی والدین کے حصے میں آئی۔ سرکار عَلَیْہِ السَّلَام ان کا بہت زیادہ ادب کرتے، ان کی دلجوئی فرماتے اور ان کے حقوق کی بھرپور رعایت فرمایا کرتے تھے، چنانچہ

نبی پاک عَلَیْہِ السَّلَام نے چادر بچھادی

حضرت ابو طُفَیْل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک بی بی صاحبہ آئیں یہاں تک کہ وہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب پہنچ گئیں۔ نبیِّ پاک عَلَیْہِ السَّلَام ان کے لئے (کھڑے ہوگئے اور) اپنی چادرِ مبارَک بچھادی۔ چنانچہ وہ بی بی صاحبہ اس پر بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ ماں ہیں جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین، ۴/۴۳۴، حدیث: ۵۱۴۴)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ دونوں عمل اظہارِ احترام و اظہارِ مَسَرَّت (ادب و احترام اور خوشی کو ظاہر کرنے) کے لیے تھے۔ معلوم ہوا! قیامِ تعظیمی جائز ہے اور انسان خواہ کتنا ہی عظمت والا ہو مگر اپنے مُرَبِّی (تربیت کرنے والے) کا احترام کرے۔ دیکھو یہ وہ آستانہ ہے جہاں (حضرت) جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلام) خادمانہ شان سے حاضری دیتے ہیں مگر ان بی بی صاحبہ کے لیے چادر بچھائی گئی۔ اس میں ہم لوگوں کو تعلیم ہے کہ جب دودھ پلانے والی دائی کا یہ ادب و احترام ہے تو سگی ماں کا ادب و احترام کیسا چاہیے۔

(مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:) یہ واقعہ خاص جنگِ حُنَیْن کے دن کا ہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس جنگ سے فارغ ہوئے تھے، جماعتِ صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ بی بی حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تشریف لائیں، حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے لیے کھڑے ہوگئے اور جو چادر شریف اوڑھے ہوئے تھے ان کے لیے بچھادی، جب تک آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) تشریف فرما رہیں کسی اور سے کلام نہ فرمایا، ان ہی کی طرف متوجہ رہے، جب آپ واپس ہوئیں (تشریف لے جانے لگیں) تو بہت تحفے عطا فرمائے اور انہیں کچھ دُور رُخصت کرنے لئے چند قدم تشریف لے گئے۔ پھر خود حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یا کسی اور صحابی نے حاضرین سے فرمایا: یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دائی جناب حلیمہ ہیں جنہوں نے حضور کو دودھ پلایا ہے۔ آج کے نوجوان یہ حدیثیں پڑھیں اور عبرت حاصل کریں کہ ہم لوگ سگی ماں کا بھی ادب نہیں کرتے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۵۱)

حضرت حلیمہ کو کثیر مال عطا فرمایا

ایک مرتبہ حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں اور قحط سالی کی شکایت کی تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کہنے پر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے حضرت حلیمہ کو 1 اونٹ اور 40 بکریاں دیں۔(الحدائق لابن جوزی، ۱/۱۶۹)

رضاعی ماں باپ کا ادب واحترام

حضرتِ عَمرو بن سائب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا: میں ایک مرتبہ حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے رضاعی باپ یعنی حضرت بی بی حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے شوہر حاضرِ خدمت ہوئے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کپڑے کا ایک حصہ ان کے لئے بچھا دیا اور وہ اس پر بیٹھ گئے۔پھر حضورِ پاک کی رضاعی ماں حضرت بی بی حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا آئیں تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے کپڑے کا باقی حصہ ان کے لئے بچھا دیا۔پھر سرکار کے رضاعی بھائی آئے تو آپ نے ان کو اپنے سامنے بٹھالیا۔

حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت ثُوَیْبَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس ہمیشہ کپڑا وغیرہ بھیجتے رہتے تھے، یہ ابولہب کی لونڈی تھیں اور چند دنوں تک حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو انہوں نے بھی دودھ پلایا تھا۔ (الشفاء، فصل واما خلقه، ۱/۱۲۹، ۱۲۸)

حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ (حضرت) ثُوَیْبَہ اور (حضرت) حلیمہ اسی طرح (حضرت) حلیمہ کے خاوند مسلمان ہوگئے۔بی بی خدیجہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) سے جب حضورِ انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے نکاح کرلیا تو (حضرت) ثُوَیْبَہ حضور کے پاس آیا کرتی تھیں، حضور ان کا بہت احترام فرماتے تھے اور مدینۂ منورہ سے (حضرت) ثُوَیْبَہ کے لیے کپڑے وغیرہ ہدایا

(تحفے) بھیجا کرتے تھے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۵۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ نماز، روزوں کی خوب پابندی کرتے ہیں، حج و عمرے کی سعادتیں بھی پاتے ہیں، راہِ خدا میں بھی دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں، مساجِد و مدارِس کی آبادکاری میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیتے ہیں، غریبوں اور مسکینوں کی خیر خواہی میں بھی پیش پیش رہتے ہیں، اپنے دوستوں پر خَرچ کرنے، اُن کی خبر گیری کرنے اور بُرے وَقْت میں اُن کے کام آنے میں بھی اُن کا کوئی ثانی نہیں ہوتا، ایسے لوگ خود بھی عیش و راحت کی زندگی گزارتے، اپنی اَولاد کو بھی مہنگی ترین کاریں، بنگلے، اسکوٹریں، کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ(Laptop)، آئی پیڈ(I.Pad)، ٹیبلیٹس (Tablets) اور دیگر عیش و راحت کا ساز و سامان فراہم کرتے ہیں، اُن کی بھاری فیسیں بھی خوشی خوشی بھرتے ہیں، اپنی اَولاد کی شادیوں پر بھی اچھا خاصا پیسہ خرچ کرتے ہیں مگر آہ! اپنی گلی، محلے، علاقے، برادری، شہر یا ملک میں موجود محتاج و ضرورت مند رشتے داروں خُصوصاً بہنوں (Sisters) کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا، اُن کی ضروریات کو پورا کرنا اور اُنہیں وراثت میں سے حِصّہ دینا انہیں گوارا نہیں ہوتا۔ بالفرض بہنیں اپنے حق کا مطالَبہ کر ڈالیں تو بے چاریوں کو ڈرا دھمکا کر خوف زدہ کرکے یہ جتلا کر کہ **"تیری شادی میں ہم نے بہت رقم خرچ کی ہے لہٰذا اب ہم ایک روپیہ بھی نہیں دیں گے"** کہہ کر خاموش کرادیا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! ☆ **سمجھدار بھائی** ہرگز ایسے غیر شرعی کام نہیں کرتے، ☆ اپنی بہنوں کے ساتھ اس طرح کا دل دکھانے والا سُلوک نہیں کرتے، ☆ اپنی بہنوں پر ظلم نہیں ڈھاتے، ☆ اپنی بہنوں کے حُقوق پامال نہیں کرتے، ☆ اپنی بہنوں کو دھمکیاں نہیں دیتے بلکہ

☆**اچھے بھائی** تو اپنی بہنوں کی خوشیوں، جائز خواہشات اور ضروریات کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں، ☆اپنی بہنوں پر شفقت و مہربانی ہی کرتے ہیں، ☆اپنی بہنوں کے دُکھ درد میں ان کے کام آتے ہیں، ☆اپنی بہنوں کی خاطر اپنی خوشیاں اور خواہشات تک قربان کر دیتے ہیں، ☆اپنی بہنوں کو ان کے حُقوق دینے میں ہرگز ہرگز سُستی و تاخیر کا مظاہرہ نہیں کرتے، ☆اپنی بہنوں کو ان کی شادی ہو جانے کے بعد بھی غمگین نہیں ہونے دیتے۔ الغرض **اچھے بھائیوں** کی بہنیں دُکھی نہیں رہتیں بلکہ خوشی خوشی زندگی گزارتی ہیں، انہیں اپنے **بھائیوں** پر بہت ناز ہوتا ہے اور وہ اپنے ان **بھائیوں** کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں بھی کرتی ہیں۔

بہنوں پر شفقت و مہربانی، ان کے حُقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کے تعلق سے اگر ہم تعلیماتِ نبوی کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتا چلے گا کہ بہن کی اَہمِیَّت کیا ہے، بہن کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنا چاہئے اور ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن کے ساتھ کس قدر شفقت بھرا سُلوک فرمایا کرتے تھے۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند ایمان افروز جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

رَضاعی بہن سے مثالی سُلوک

مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ اپریل 2017 کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے صَفْحہ نمبر 46 پر لکھا ہے: نبیِّ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَاٰلِه وَسَلَّم نے اپنی رَضاعی (دودھ شریک) بہن حضرت شَیْماء رَضِیَ اللهُ عَنها کے ساتھ یُوں اچھا سُلُوک فرمایا: (1) اُن کے لئے کھڑے ہوئے۔ (سبل الھدی والرشاد، ۳۳۳/۵ ملتقطاً و ملخصاً) (2) اپنی مُبارَک چادر بچھا کر اُس پر بٹھایا اور (3) یہ اِرْشاد فرمایا: مانگو!، تمہیں عطا کیا جائے

گا،سِفارش کرو!،تمہاری سِفارش قبول کی جائے گی۔(دلائل النبوۃللبیھقی، ۱۹۹/۵ ملتقطاً)اِس مثالی کرم نوازی کے دَوران آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مُبارَک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔(4)یہ بھی اِرشاد فرمایا:اگر چاہو تو عزّت کے ساتھ ہمارے پاس رہو۔(5)واپس جانے لگیں تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین(3)غلام،ایک لونڈی اور ایک یا دو(2)اُونٹ بھی عطا فرمائے۔(6)جب جِعْرَانَہ میں دوبارہ اِنہی رَضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔(سبل الھدی و الرشاد، ۳۳۳/۵ ملتقطاوملخصا)

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنی رَضاعی بہن سے اچھا سُلُوک ہر بھائی کو یہ اِحساس دِلانے کے لیے کافی ہے کہ بہنیں کس قدر وَقْعت،پیار اور اچھے سُلُوک کی حق دار ہیں۔صحابۂ کرام بھی بہنوں سے اچھاسلوک کیا کرتے تھے چنانچہ

ایک صحابی کا بہنوں سے اچھا سلوک

حضرت جابِر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُما نے اپنی نو(9)یا سات(7)بہنوں کی دیکھ بھال،اُن کی کنگھی چوٹی اور اچھی تَرْبِیَت کی خاطر بیوہ عورت سے نکاح فرمایا۔(مسلم،کتاب الرضاع،باب استحباب نکاح البکر،ص ۵۹۳،حدیث:۳۶۳۸ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گھر کے دیگر افراد کے بھی کچھ نہ کچھ حُقوق ہوتے ہیں،لہٰذا ان کے حُقوق کی بھی ادائیگی کیجئے،ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے گھر والوں کے حُقوق کس طرح ادا فرماتے تھے،آیئے اس کے بارے میں سنتے ہیں:

یاد رہے! گیارہ (11) اَزواجِ مُطَہَّرات کو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح میں آنے کا شرف نصیب ہوا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی ہر زوجۂ مبارکہ کے ساتھ ہمیشہ عدل و انصاف کا معاملہ فرمایا کرتے، سب کو ان کا پورا پورا حق عطا کیا، سبھی کی دل جوئی فرماتے رہے اور ہمیشہ سب کے ساتھ اچھا سلوک ہی فرمایا، چنانچہ

ازواجِ مطہرات میں عدل وانصاف

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اَزواجِ مُطَہَّرات میں قُرعہ ڈالتے۔ جن کے نام کا قُرعہ نکلتا اُنہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ (بخاری، کتاب الشھادات، باب القرعة في المشكلات، ۲/۲۰۸، حدیث:۲۶۸۸)

دسمبر 2017 کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے صفحہ نمبر 48 پر لکھا ہے: (رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) وصال سے پہلے بسترِ علالت پر تشریف فرما ہوئے اور حیاتِ ظاہری کے آخری ایّام اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے ہاں گزارنا چاہے تو واضح طور پر اپنا فیصلہ سُنانے کے بجائے حُقوقِ اَزواج کا پاس رکھتے ہوئے صرف یہ سُوال بار بار دہرایا کہ کل میں کس کے ہاں ہوں گا؟ اَزواجِ مُطَہَّرات خواہشِ نبوی جان گئیں اور عرض گزار ہوئیں: جہاں آپ پسند فرمائیں، چنانچہ وصالِ مبارک تک اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ کے ہاں رہے۔ (بخاری، ۳/۲۶۸، حدیث:۵۲۱۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس مبارک عمل میں بعد والے لوگوں کے لیے بڑی نصیحت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اختیار ملنے کے باوجود اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ میں عدل و انصاف فرمایا، تو جن لوگوں کو یہ

اختیار حاصل نہیں بلکہ ان پر عدل و انصاف کرنا ہی لازم ہے تو انہیں کس قدر عدل و انصاف کرنے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ دو، دو بیویاں تو رکھتے ہیں مگر ان کے درمیان عدل و انصاف نہیں کرتے تو انہیں چاہیے کہ اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چنانچہ

بیویوں میں انصاف نہ کرنے کی سزا

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کی دو(2) بیویاں ہوں اور اس نے دونوں کے درمیان عدل و انصاف نہ کیا تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا حصہ بے کار ہو گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترھیب من ترجیح... الخ، ۲۸/۳، حدیث: ۳۰۲۹)

یاد رہے! ایک اچھی اور نیک سیرت بیوی، اپنے شوہر کے لئے یقیناً بہت بڑی نعمت ہوتی ہے، جو شوہر اس نعمت کی قدر کرتا ہے وہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اللہ کریم نے شوہروں کو حاکم اور بیویوں کو محکوم بنایا ہے مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انہیں اپنی بیویوں کو مارنے، پاؤں کی جُوتی سمجھنے، زبردستی مہر معاف کرانے، جھاڑنے، لاٹھیاں برسانے، طلاق یا گھر سے نکال دینے کی دھمکیاں دینے، ان کے حقوق پامال کرنے اور انہیں ذلیل و رُسوا کرنے کی چھوٹ مل گئی۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں۔ مگر افسوس! اب بیویوں پر ظلم و ستم اور ناانصافیوں کا سلسلہ روز بہ روز بڑھتا ہی چلا جارہا ہے، ان کے حقوق کو بُری طرح پامال کیا جارہا ہے، بلا وجہِ شرعی 3 طلاقیں دے دی جاتی ہیں، بعض شوہر تو اس قدر ظالم ہوتے ہیں کہ وہ اپنا سارا غُصّہ ہی بیچاری بیوی پر نکال ڈالتے ہیں، جیسا کہ **تفسیر صراط الجنان** جلد 2 صفحہ نمبر 166 پر لکھا ہے: بیویوں کو تنگ کرنا، جبری (زبردستی) طور پر مہر معاف کروانا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا، ذہنی اَذیتیں دینا، کبھی عورت کو اس کے ماں باپ کے گھر بٹھا

دینا اور کبھی اپنے گھر میں رکھ کر بات چیت بند کر دینا، دوسروں کے سامنے ڈانٹ ڈپٹ کرنا، لتاڑنا، جھاڑنا وغیرہ (معاشرے میں عام ہے)۔ عورت بیچاری شوہر کے پیچھے پیچھے پھر رہی ہوتی ہے اور شوہر صاحب فرعون بنے آگے آگے جا رہے ہوتے ہیں۔ عورت کے گھر والوں سے صراحتاً (واضح طور پر) یا بیوی کے ذریعے نت نئے مطالبے کئے جاتے ہیں، کبھی کچھ دلانے اور کبھی کچھ دلانے کا۔ الغرض ظلم و سِتم کی وہ کون سی صورت ہے جو ہمارے گھروں میں نہیں پائی جا رہی۔

بیوی کی اَہَمِّیَّت اور اس کے حُقوق کے بارے میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات یقیناً لائقِ عمل ہیں، اگر شوہر ان کی روشنی میں بیوی کے ساتھ سُلوک کرے تو یقیناً بہت سی خرابیاں خود بخود ختم ہو جائیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 3 اَحادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں، چنانچہ

بیوی کے حقوق کے متعلق 3 فرامینِ مصطفےٰ

(1)...حضرت حکیم بن معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: جب وہ کھائے تو اُسے بھی کھلائے، جب لباس پہنے تو اُسے بھی پہنائے، اُس کے چہرے پر نہ مارے، نہ اُسے بد صورت کہے اور (اگر سمجھانے کے لیے) اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہی پڑے تو گھر میں ہی (علیحدگی) کرے۔ (ابن ماجہ، ۲/۴۰۹، رقم: ۱۸۵۰)

(2)...ارشاد فرمایا: **خَیْرُکُم خَیْرُکُم لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُم لِاَھْلِی** یعنی تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ۵/۴۷۵، حدیث: ۳۹۲۱)

(3)...ارشاد فرمایا: کوئی مؤمن کسی مؤمنہ بیوی کو دشمن نہ جانے، اگر اس کی کسی عادت سے ناراض ہو تو دوسری عادت سے راضی ہو گا۔

(مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، ص ۵۹۵ حدیث: ۳۶۴۸)

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! کیسی نفیس (بہترین) تعلیم (ہے)، مقصد یہ ہے کہ بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے، لہٰذا اگر بیوی میں دو ایک برائیاں بھی ہوں تو اسے برداشت کرو کہ کچھ خوبیاں بھی پاؤ گے۔ یہاں (صاحِب مرقات (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے فرمایا: جو شخص بے عیب ساتھی کی تلاش میں رہے گا وہ دنیا میں اکیلا ہی رہ جائے گا، ہم خود ہزار ہا (ہزاروں) بُرائیوں کا چشمہ ہیں، ہر دوست عزیز کی بُرائیوں سے درگزر کرو، اچھائیوں پر نظر رکھو، ہاں! اصلاح کی کوشش کرو، بے عیب تو رسولُ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۵/۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرا اِجْتِماع"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بندوں کے حُقُوق کی اَہَمِّیَّت کو سمجھنے کے لئے آیئے! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں کی دُوسروں کو ترغیب دِلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی عملی طور پر شامل ہو جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرا اِجْتِماع" بھی ہے۔ اِجْتِماع میں مانگی جانے والی دُعائیں ضَرور رنگ لاتی ہیں، کیونکہ اجتماع میں تلاوتِ قرآن، نعتِ رسول،

سُنّتوں بھرا اصلاحی بیان، ذِکْرُ اللہ، رِقّت انگیز دُعا اور صلوٰۃ وسلام ہوتا ہے، انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرتِ مبارکہ بیان ہوتی ہے۔ حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ (عُ، یَیْ،نَہ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقت رَحمتِ اِلٰہی اُترتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۷/ ۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) جب نیک بندوں کے تذکروں پر رَحمتیں اُترتی ہیں تو جہاں اللہ پاک اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ خَیر ہوگا وہاں رَحمتیں کیوں نہ اُتریں گی اور جہاں چَھما چَھم رَحمتیں بَرَس رہی ہوں وہاں دُعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی۔

آیئے! تَرغِیب کے لیے ہَفتہ وار اِجتماع میں حاضِری کا ایک واقعہ سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

گھر میں مَدَنی ماحول بن گیا

لاہور کے ایک اِسلامی بھائی بے فِکری اور بے باک طبیعت کے مالِک تھے، گُناہوں اور غَفلتوں کی وادِیوں میں گُم تھے۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور نَقلیں اُتارنے کے مُعاملے میں خاندان بھر میں مشہور تھے۔ شادِی و دِیگر تَقرِیبات میں مزاحِیَہ چُٹکُلے اور فِلمی غَزلیں سُنانا، گانے گانا، ناچ دِکھانا اور طرح طرح کے نَخروں سے لوگوں کو ہَنسانا ان کا محبوب مَشْغَلہ تھا، اِسکول کے زمانے میں ایک باعِمامہ اِسلامی بھائی اکثر ان کے بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بڑے بھائی نے اسلامی بھائی سے ان کا تَعارُف کروایا تو اسلامی بھائی نے انہیں دعوتِ اِسلامی کے ہَفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی۔ اسلامی بھائی کی دعوت پر وہ سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچے، انہیں بہت اچّھا لگا، لہٰذا

انہوں نے پابندی سے جانا شُروع کر دیا۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے انہوں نے نمازوں کی پابندی شُروع کردی۔ آہستہ آہستہ عِمامہ شریف بھی سج گیا،جس پر گھر کے بعض اَفراد نے سختی کے ساتھ مُخالَفت کی، حتّٰی کہ بَسا اَوقات مَعَاذَ اللہ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دِیا جاتا۔دَرْس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوادیں ، داڑھی ابھی نِکلی نہیں تھی مگر سَجانے کی نِیَّت کرلی تھی۔اِن تمام آزمائشوں کے باوُجُود مَدَنی ماحول کی کَشِش انہیں دعوتِ اِسلامی کے قریب سے قریب تر کرتی چلی گئی۔ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارَس بندھی اور حَوصَلہ مِلتا چلا گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! آہستہ آہستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

مجلس ہفتہ وار اجتماع

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 108 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچارہی ہے،انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ہفتہ وار اجتماع"** بھی ہے۔ مجلس ہفتہ وار اجتماع عموماً 3 سے 5 اَرکان پر مُشْتَمِل ہوتی ہے۔ قاری ونعت خواں اور مُبَلِّغ کا جَدْوَل بنانا، تلاوت و نعت اور بیان کی پرچیاں بناکر مُتَعَلِّقَہ ذِمَّہ دار کو کم از کم 7 دن پہلے بتانا۔ اسپیکر، لائٹس کا مناسب انتظام کرنا، وُضوخانہ واِستنجاخانوں پر پانی وغیرہ کا انتظام کرنا، اجتماع گاہ اور مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا، دریاں وچٹائیاں بچھانا اور اجتماع کے اختتام پر اُٹھانا، بستوں، وضوخانہ اور مسجد کی چھت پر گفتگو میں مصروف اسلامی بھائیوں کو نرمی و شفقت سے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروانا، ضرورت کے مطابق مناسب مقامات پر پانی کی سبیل لگانا، مکتبۃ

المدینہ کے کتب و رسائل کی بستے پر فراہمی اور اسٹالز پر غیر شرعی و غیر اخلاقی لٹریچر اور غیر معیاری کھانے پینے کی چیزوں کی فروخت پر نظر رکھنا، اجتماع میں آنے والے اسلامی بھائیوں کی گاڑیوں کے لئے پارکنگ کا انتظام کرنا، جوتے رکھنے کے لئے چوکیاں بنا کر ترتیب سے جوتے رکھنا، ہر بستے کی جگہ مخصوص کرنا بلکہ ممکنہ صورت میں پینا فلیکس، بینرز یا بورڈز لگانا وغیرہ اس مجلس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"مجلس ہفتہ وار اجتماع"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بندوں کے حُقوق کا معاملہ یقیناً بہت نازک ہے، ہمیں اس بارے میں ہر وَقْت محتاط رہنا چاہیے۔ اگر کبھی جانے انجانے میں کسی مسلمان کا حق ضائع ہو جائے تو فوراً توبہ کرتے ہوئے صاحبِ حق سے معافی بھی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ بندوں کے حُقوق کا ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور بندوں کے حُقوقِ واجبہ ادا نہ کرنا گناہِ کبیرہ ہے جو صرف توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ توبہ کے ساتھ ساتھ یا تو حُقوق ادا کر دے یا حقوق والوں سے معاف کروالے، چنانچہ

حقُ العبد معاف کروانے کا طریقہ

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد 4 صفحہ نمبر 115 پر لکھا ہے: یاد رہے! گناہ کو ذکر کرنا اور دوسروں کو اس پر آگاہ کرنا ایک نیا گناہ ہے جس کی الگ معافی مانگنا پڑے گی۔ البتہ! جس کا حق ضائع کیا ہے اس کے سامنے بیان کرے لیکن اگر وہ معاف کرنے پر راضی نہ ہوا تو گناہ اس کے ذِمّہ باقی

رہے گا کیونکہ معاف نہ کرنا اس کا حق ہے۔ یادرہے! جس سے معافی مانگی جائے اسے چاہیے کہ معاف کردے، حدیثِ پاک میں ہے: جس کے پاس اس کا بھائی مَعْذرت کرنے کے لئے آیا تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو مُعاف کردے، خواہ وہ جُھوٹا ہو یا سچا۔ جو معاف نہیں کرے گا، حوضِ کوثر پر نہ آسکے گا۔ (مستدرک، کتاب البر والصلة، باب بروا آباءکم تبرکم ابناءکم، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۴۰)

اِسے (یعنی معافی مانگنے والے کو) چاہئے کہ اُس سے نرمی کا سُلوک کرے، اس کے کام کاج اور ضروریات میں مدد کرے اور اس سے مَحَبَّت اور شفقت کا اِظہار کرے تاکہ اُس کا دل اِس کی طرف مائل ہو کہ (مشہور مقولہ ہے) انسان احسان کا غلام ہے۔

جو شخص بُرائی کے سبب دور ہوتا ہے وہ نیکی کے ذریعے مائل ہو جاتا ہے۔ تو جب مَحَبَّت و شفقت کی کثرت ہو گی اور اس وجہ سے اُس کا دل خوش ہو گا تو وہ خود معاف کرنے پر تیار ہو جائے گا لیکن اگر وہ اس کے باوجود معاف نہ کرنے پر اِصرار کرے تو ممکن ہے کہ اس سے نرمی و شفقت کا سُلوک اور عُذر پیش کرنا مُجرم کی ان نیکیوں میں شمار ہو جائے جن کے ذریعے قیامت کے دن اس کی زیادتیوں کا بدلہ چُکایا جائے۔ بہر حال اِسے چاہئے کہ مَحَبَّت و شفقت کے ذریعے اُسے خوش کرنے کی کوشش اسی طرح کرتا رہے جس طرح اُسے تکلیف پہنچانے میں کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ ایک عمل دوسرے کے برابر یا اس سے زائد ہو جائے تو قیامت کے دن اللہ پاک کے حکم سے بدلے میں اِس کا یہ عمل قبول کر لیا جائے گا جیسے کوئی شخص دنیا میں کسی کا مال ہلاک کردے پھر اس کی مثل لائے لیکن مال کا مالک اسے قبول کرنے یا معاف کرنے سے انکار کردے تو حاکم اس مال پر قبضہ کرنے کا فیصلہ دے گا چاہے وہ قبول کرے یا نہ کرے۔ اسی طرح میدانِ قیامت میں سب سے بڑا حاکم اور سب سے زیادہ

انصاف کرنے والا اللہ کریم حکم جاری فرمائے گا۔

مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”جنّتی زیور“ کے صفحہ نمبر 103 اور 104 پر لکھا ہے: اگر کسی کا تمہارے اوپر کوئی حق تھا اور تم اس کو کسی وجہ سے ادا نہیں کر سکے تو اگر وہ حق ادا کرنے کے قابل کوئی چیز ہو مثلاً کسی کا تمہارے اوپر قرض رہ گیا تھا تو اس کو ادا کرنے کی تین (3) صورتیں ہیں یا تو خود حق والے کو اس کا حق دے دو یعنی جس سے قرض لیا تھا اسی کو قرض ادا کر دو یا اس سے قرض معاف کرالو۔ اگر وہ شخص مر گیا ہو تو اس کے وارثوں کو اس کا حق یعنی قرض ادا کر دو۔ اگر وہ حق ادا کرنے کی چیز نہ ہو بلکہ معاف کرانے کے قابل ہو مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا کسی پر تہمت لگائی ہو تو ضروری ہے کہ اس شخص سے اس کو معاف کرالو۔ اور اگر کسی وجہ سے حق داروں سے نہ ان کے حقوق کو معاف کرا سکا، نہ ادا کر سکا، مَثَلاً جن کا حق تھا وہ مر چکے ہوں تو ان لوگوں کے لئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے اور اللہ پاک سے توبہ وِاستغفار کرتا رہے تو اُمید ہے کہ قیامت کے دن اللہ کریم حق والوں کو بہت زیادہ اَجر و ثواب دے کر اس بات کے لئے راضی کر دے گا کہ وہ اپنے حُقوق کو معاف کر دیں۔ اگر تمہارا کوئی حق دوسروں پر ہو اور اس حق کے ملنے کی اُمید ہو تو نرمی کے ساتھ تقاضا کرتے رہو۔ اگر وہ شخص مر گیا ہو تو بہتر یہی ہے کہ تم اپنے حق کو معاف کر دو، اِنْ شَآءَ اللہ قیامت کے دن اس کے بدلے میں بہت بڑا اور بہت زیادہ اَجر و ثواب ملے گا۔ (جنتی زیور، ص ۱۰۴،۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیْعَت ہونے کے نکات اور اس کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! بَیْعَت ہونے کے بارے میں چند نکات سُننے

کی سعادت حاصل کرتے ہیں:☆دنیا میں کسی نیک شخص کو اپنا امام بنالیناچاہیے شَرِیْعَت میں تقلید کرکے اور طریقت میں بَیْعَت کرکے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔(آداب مرشد کامل، ص۱۳)☆ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِد کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔(آداب مرشد کامل، ص۱۲)☆شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بَیْعَت میں بے شمار منافع (فائدے) وبَرَکتِ دین و دنیاو آخرت (دنیاوآخرت اور دین کی بَرَکتیں) ہیں۔(فتاوی رضویہ ۲۶/۵۷۵ملتقطاً)☆پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ پاک اوررسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے الٰہی کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے دن رات گزار سکیں۔(آداب مرشد کامل، ص۱۳)

﴿اعلان﴾

بَیْعَت ہونے کے بقیہ نکات، اس کی برکات اور احکامات تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے لہٰذا ان کو سُننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اَلْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ [2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹
2…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵
3…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(2)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک) 12دسمبر 2019ء

(1): سنّتیں اورآداب سیکھنا: 5منٹ، (2): دعایاد کرنا: 5منٹ، (3): غوروفکر: 5منٹ، کل دورانیہ 15منٹ

بَیْعَت ہونے کے بقیہ نکات، اس کی برکات اور احکام

1…مجمع الزوائد، کتاب الادعية، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث:۱۷۳۰۵

2…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث:۴۴۱۵

☆جو شخص کسی شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بَیْعَت ہو چکا ہو تو دوسرے کے ہاتھ پر بَیْعَت نہ چاہئے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۶/۵۷۹) ☆حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ،مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، دوزخ سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم فائدے موجود ہیں۔(فکر مدینہ، ص۱۶۱)☆مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہے۔(آداب مرشد کامل، ص ۲۲)☆ ایک مرید کے دو شیخ نہیں ہو سکتے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۱/۵۸۰)☆جس کا کوئی پیر نہیں شیطان اس کا پیر ہے۔(فتاویٰ رضویہ ۲۶/ ۵۷۵)☆جو مرید دو پیروں کے درمیان مُشْتَرَك (مرید)ہو وہ کامیاب نہیں ہو تا۔(فتاویٰ رضویہ،۲۶/۱۳۶)☆جو پیر سُنّی صَحِیْحُ العقیدہ(درست عقیدے والا)عالِم غیر فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک مُتَّصِل (ملا ہوا) ہو اس کے ہاتھ پر بَیْعَت کے لئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔(فتاویٰ رضویہ،۲۶/ ۵۸۴)☆بذریعۂ خط بَیْعَت ہو سکتی ہے۔(فتاویٰ رضویہ ،۲۶/ ۵۸۵)☆بذریعۂ قاصد (نمائندے کے ذریعے بھی) مرید ہو سکتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۶/ ۵۸۵) ☆پیر کے اَفعال و اَقوال پر اعتراض سخت حرام اور مُوجبِ محرومیِ برکاتِ دارین(دنیا و آخرت کی برکتوں سے محرومی کا سبب) ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۶/ ۵۸۸)☆مُرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزُرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِدِ کامِل کا فیض ہی تصور کرنا چاہیے۔(آدابِ مرشد کامل ص۹۸)☆ مرید کو ہر وَقْت محتاط اور بااَدَب رہنا چاہیے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہو سکے۔(آدابِ مرشدِ کامل ص۷۰)☆حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا،تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔

(الرسالة القشيرية، باب الادب، ص ۳۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بَیْتُ الخَلاء سے باہر آنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "بَیْتُ الْخَلاء سے باہر آنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

(مصنف ابن ابی شیبة، ۱۴۹/۷، حدیث:۲)

ترجمہ: اللہ پاک کا شُکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے آج کی غور و فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 49 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) غور و فکر کی؟ (16) صلوۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟

(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ ☆قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12منٹ

ہفتہ وار 8مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ غور و فکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد